لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلّۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم | سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

BADR بدر QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمد وقت و مہدی ہم مجدد بر سر ایں صد

پیشگی چار روپے

۲۷ محرم الحرام ۱۳۳ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۹ جنوری ۱۹۱۳ء مطابق ۵ ماگھ

جلد | نمبر ۱۶

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفیٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے۔ کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے۔ شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا۔ اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کر اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلاء مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہو گا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دے گا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلےٰ درجہ کا ہو گا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتوں مین پائی نہ جاتی ہو٭

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیاش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا

خطبہ جمعہ

از میاں صاحب صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب
(۵ جنوری سنہ ۱۹۱۳ء مطابق ۲۶ محرم)

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشہد ان محمدًا عبدہٗ ورسولہ۔

امّا بعد۔ فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُل اعوذ بربّ الفلق۔ من شرّ ما خلق ومن شرّ غاسقٍ اذا وقب ومن شرّ النفّٰثٰت فی العقد۔ ومن شرّ حاسدٍ اذا حسد۔

قرآن شریف کو جن لوگوں نے غور اور تدبّر سے پڑھا ہے وہ جانتے ہیں کہ تمام قرآن شریف کا لب لباب الحمد شریف یعنی سورہ فاتحہ ہے گویا کہ سارا قرآن شریف مجملاً بطور فہرست کے سورہ فاتحہ ہے۔ اور جن لوگوں نے اس سے بھی اور زیادہ غور و فکر کیا ہے انہوں نے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کو سورہ فاتحہ کا خلاصہ قرار دیا ہے۔ بعد اسکے یہ ایک صاف بات ہے۔ کہ سورہ فاتحہ میں صراط مستقیم والی دعا کے ساتھ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کی دعا سکھلا کر افراط اور تفریط سے بچنے کی طرف ترغیب دلائی ہے۔ صراط مستقیم کے جادہ سے اِدھر اُدھر ہونا یہ ایک اندرونی فتنہ ہے۔ اور مغضوب علیہم یا ضالّین کی راہ اختیار کرنا گویا بیرونی فتنہ میں مبتلا ہونا ہے۔ اندرونی فتنے کے بالمقابل سب سے بڑا بیرونی فتنہ ضالّین والا فتنہ ہے۔ یہ تو قرآن مجید کی ابتداء کی سورہ ہے اب قرآن شریف کے اخیر میں بھی سورہ فاتحہ کے مضمون کے بالمقابل دو فتنوں کا ذکر الگ الگ دو سورتوں میں بیان فرما کر ان سے بچنے کے لئے خدا تعالےٰ ہی کی پناہ مانگنے کی تعلیم دی ہے۔ جیسا کہ ولا الضالین کو سورہ فاتحہ کے اخیر میں رکھا ہے اسی طرح سے سورۃ الناس کو جس میں عیسائیوں کے فتنہ کا ذکر ہے قرآن شریف کے اخیر میں رکھا ہے اور سورۃ الناس سے ماقبل سورۃ الفلق کو سورہ فاتحہ کے اندرونی فتنہ کے بالمقابل رکھا ہے اور سورہ فاتحہ میں اندرونی فتنہ کا جو مجمل بیان تھا اسکے کسی قدر آثار زیادہ بیان کرکے اس کی تشریح کر دی۔

فلق بمعنی خلق بھی آیا ہے۔ من شرّ ما خلق کہہ کر تمام قسم کے فتنوں کا ذکر کر دیا کیونکہ فتنے جب تھوڑے ہوں۔ تو گنتی بھی کیجاوے مگر فتنے جب حد سے بڑھ جاویں تو کہاں تک اسکو شمار کیا جاوے۔ ما خلق میں ہمارے اس زمانہ کی طرف اشارہ ہے کہ فتنہ اور فسادوں کی کوئی حد ہی نہ رہی۔ ومن شرّ غاسقٍ اذا وقب۔ میں غاسق چاند کو کہا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چاند کیطرف دیکھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔ کہ استعیذی من ھذا فانّہٗ غاسقٌ اذا وقب۔ جس قوم میں ہلاکت آتی ہے تو پہلے اس ہلاکت کا پیش خیمہ آپس ہی کی اندرونی پھوٹ اور آپس ہی کی اندرونی مخالفتیں ہوتی ہیں۔ امراء۔ امراء کے۔ علماء علماء کے مخالف ہو جاتے ہیں اور ایک دوسرے کے سخت جانی دشمن ہو جاتے ہیں پھر بعد میں بیرونی فتنہ کو اندرونی فتنہ پھیلنے کی راہ کھل جاتی ہے۔ گویا جب کوئی قلعہ اندر یا باہر دونوں طرف سے مضبوط ہوتا ہے تو دشمن دفعۃً اس پر حملہ آور نہیں ہوتا ہے جب قلعہ کی اندرونی حالت خراب ہو جاتی ہے تو پھر دشمن کو بھی ہمت ملجاتی ہے خدا کسی قوم کو نہیں بگاڑتا۔ جب تک وہ بگڑنے کے سامان اپنے ہاتھوں سے پہلے آپ ہی نہ کر لیں۔ انّ اللہ لا یغیّر ما بقومٍ حتّےٰ یغیّروا ما بانفسہم۔

ومن شرّ النفّٰثٰت فی العقد میں شاعروں کیطرف بھی اشارہ کیا ہے۔ کیونکہ پھونک مارنے والے کیطرح شاعر بھی اپنے منہ میں اندر ہی اندر اشعار کی پھونک پھانک لگاتا رہتا ہے۔ اور یوں اللہ تعالےٰ اور بندے کے درمیان جو عقد اور رشتہ ہوتا ہے اسکو توڑنا چاہتا ہے۔

ومن شرّ حاسدٍ اذا حسد۔ حسد کا بازار اسقدر گرم ہو گیا ہے کہ ایک سلطنت دشمن کے حملہ سے تباہ ہو جاتی ہے تو دوسری سلطنت اسکے پہلو میں بولتی تک نہیں بالکل خاموش بیٹھی دیکھتی ہے کہ اچھا ہے کمزور ہو رہے مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ اس سورہ کو کثرت سے پڑھیں اور اللہ تعالےٰ سے ان الفاظ میں دعا کریں بارک اللہ لنا ولکم من القرآن العظیم ونفعنا وایاکم بالذکر الحکیم

دعا مدد یادگیر علاقہ حیدر آباد دکن میں مخالفوں نے احمدی برادران کو سخت دکھ دینا شروع کیا ہے اللہ تعالےٰ ہمارے مظلوم بھائیوں کا حامی و ناصر ہو۔ احباب درد دل سے ان کے لئے استقامت اور فتح کی دعا کریں۔

درخواست جنازہ مستری الٰہ دین احمد صاحب جہلم سے لکھتے ہیں کہ ان کے والد بزرگوار ۱۱۵ سال کی عمر پا کر ۳۰۔ دسمبر کو فوت ہو گئے۔ اللہ تعالےٰ مغفرت کرے۔

۲۔ سیّد ارادت حسین صاحب اپنی زوجہ مرحومہ کے واسطے احباب سے درخواست دعائے مغفرت کرتے ہیں جب سنہ ۱۹۰۱ء میں سیّد صاحب مرحوم بسبب احمدیت دکھ دئے جا کر کے وطن چھوڑ کر قادیان چلے آئے تھے تو مرحومہ بھی ان کے ساتھ آئی تھی اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنّت نصیب کرے۔

۳۔ سید امیر احمد شاہ صاحب احمدی کتب فروش راولپنڈی میں فوت ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ مغفرت کرے۔

تبلیغی ٹریکٹ تبلیغ کے چھوٹے چھوٹے رسالے احباب خریدیں۔ ریلوں۔ بازاروں اور میلوں اور انجمنوں کے جلسوں اور دیگر جلسوں میں تقسیم کریں ۱۔ شرائط بیعت ۲۔ حضرت مرزا صاحب کا مذہب۔ قیمت ۸/ کے ۸۰۔ آٹھ آنے کے ۱۳۵ اور ۴/ کے ۱۷ ار۔ جلد منگوالیں۔ اس سے کم باہر روانہ نہ ہونگے۔

تبلیغی کارڈ اعلےٰ درجہ کے کاغذ پر فیصدی ۸/ تمام تبلیغ مختصر عبارت میں اور نظم فارسی میں۔

قصیدہ مہدویہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کا عجیب و غریب عربی قصیدہ بمعہ ترجمہ۔ قیمت فیصد ۸/ کے ۴۵۔ ۴/ کے ۲۰۔ اس سے کم باہر روانہ نہ ہوں گے۔

آپ ہاں آپ کی خدمت میں جو اس اخبار کو پڑھ رہے ہیں یہ التماس ہے ادب سے عرض ہے کہ آپ ہی کی خدمت میں یہ التماس ہے کہ آپ بدر کیواسطے اور خریدار بنائیں مگر قیمت دینے والے خریدار

ایک مشورہ بعض دوستوں کی رائے ہے۔ کہ بدر کا (ایڈیٹر) سال نومبر میں نہ شروع ہو بلکہ کسی اور ماہ میں۔ آپکی کیا رائے ہے۔

ایک اور مشورہ ایک دوست دیتے ہیں کہ بدر کے ساتھ ایک ورق دنیوی خبروں کیواسطے بڑھایا جاوے اور اسی کے مطابق تھوڑی سی قیمت زیادہ کیجاوے۔

مدینۃ المسیح حضرت امیر المؤمنین خدا کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ صبح مستورات میں درس قرآن فرماتے ہیں اور عصر کے وقت مردوں میں اور شام کے بعد صاحبزادہ عبدالحی صاحب معہ چند دیگر احباب کے قرآن شریف پڑھتے ہیں ایسا ہی ایک درس دوپہر کے قریب بھی ہوتا ہے۔ ظہر و عصر کے درمیان صحیح البخاری کا درس ہوتا ہے جو اسی مہینے میں از سر نو شروع ہوئی ہے۔ اہل بیت نبوی بخیریت ہیں حضرت صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب ایدہ اللہ الاحد چند روز کے لئے اس ہفتہ سفر پر تشریف لے گئے۔ دار العلوم کے بورڈنگ ہوس میں پانی پہنچانے کے لئے بہت عمدہ تدبیر کی گئی ہے کنوئیں کے پاس ایک حوض بنایا گیا ہے اور وہاں سے بذریعہ زمین دوز نلکے

ایڈیٹوریل

حضرت عیسیٰ کی عمر

بٹالہ کے مشہور ماہواری رسالہ العزیز میں انبیا علیہم السلام کی عمروں کی ایک فہرست دیگئی ہے۔ جس میں درج کیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر شریف ایک سو تیس سال تھی۔ یہ بات تو قریبًا درست معلوم ہوتی ہے۔ مگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر صلیب کا واقعہ اُسوقت ہوا تھا جبکہ آپکی عمر ۳۳ سال کی تھی۔ یہ بات کتب تاریخ سے ثابت ہوتی ہے تو اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ۳۳ سے ۱۳۰ سال کی عمر تک حضرت عیسےٰ کہاں رہے۔ جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ وہ واقعہ صلیب کے دنوں ہی آسمان پر اُٹھائے گئے۔ وہ اسکے متعلق کیا فرماتے ہیں ✣

ناول نویسی کے نتائج

ایم اے بی۔ کتابوں کے متعلق ایک ماہوار رسالہ لنڈن سے شائع ہوتا ہے جس میں ایک انعامی مضمون "موجودہ ناولوں کے رجحان" پر شائع ہوا ہے جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ فی زمانہ ناول نویس کے سامنے سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ وہ زندگی کے حقایق کو ہمارے سامنے پیش کرے۔ آجکل کے ناول نویس پُرانے قصہ نویسوں کے طوطا مینا کے قصوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھ کر اپنے قصوں کو ایسے رنگ میں بیان کرنیکی کوشش کرتے ہیں۔ کہ پڑھنے والے کو اگر معلوم نہو کہ یہ کوئی ناول ہے تو وہ یقین کرلے کہ یہ کوئی سچا واقعہ ہے اور اُس کو اپنی زندگی کی راہ نمائی کے واسطے نتائج پیدا کرنے لگے

ہماری رائے میں موجودہ طریق پُرانے طریق سے بہت زیادہ خطرناک غلطیوں میں ڈالنے والا ہے۔ کیونکہ پُرانا طریقہ اپنے رنگ میں ایک اخلاقی سبق سکھاتا ہوا صفائی سے یہ بھی پڑھنے والے کو یقین دلاتا تھا کہ یہ ایک فرضی قصہ بطور تمثیل کے بتلایا گیا ہے۔ اور اُس طریق سے جہاں کہیں اب بھی فائدہ حاصل کرنیکی کوشش کی گئی ہے۔ وہ کامیاب ثابت ہوا ہے۔ جیسا کہ علوم حیوانات کے مشہور ماہر انڈمنڈ سیلس نے Endmund Selus اپنی کتاب The Zoo Conversation Book دی زُو کانورسیشن بک میں ایک چڑیا گھر کے جانوروں کے ساتھ لمبی گفتگو کا دلچسپ قصہ لکھا ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے حیوانات کے حالات نہایت عمدہ پیرایہ میں اُنکے اپنے مُنہ سے گفتگو کے رنگ میں بیان کرائے گئے ہیں۔ یہ کتاب لنڈن میں Mills & Boon, Ltd. 49 Rupert St. London, W. نے شائع کی ہے مگر ہندوستان کے انگریزی کتب فروشوں سے بقیمت ۱۲/ روپے (=/- کی) مل سکتی ہے۔ غرض نیا طریق ناول نویسی کا ضرور بہت اصلاح طلب ہے۔ کیونکہ اس سے مغالطوں کا اندیشہ ہے سنہ ۱۸۹۹ء میں یا اسکے قریب ہمارے ایک دوست نے ایک کتاب پڑھی جس میں لکھا تھا کہ تبت میں ایک دیوتا ہے جس کا نام عیسیٰ ہے اور اس کی پرستش کیجاتی ہے۔ ہمارے ایک دوست نے اس کتاب کو سلسلہ احمدیہ کی تائید میں ایک ہتھیار سمجھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کیا حضرت نے مجھے فرمایا کہ اسکے متعلق تحقیقات کیجائے مَیں نے جب اُس کتاب کو غور سے دیکھا کہ مجھے ہوا کہ یہ صرف ایک ناول ہے۔ مگر اس خیال پر کہ ممکن ہے کہ اسکی کچھ اصلیت بھی ہو مَیں نے اُسکے مصنف کو لنڈن خط لکھا اُس نے مجھے جواب دیا کہ تیس سال ہوئے جب مَیں نے یہ قصہ بچوں کا دل بہلانے کے واسطے اختراع کیا تھا۔ ایسے ہی ناول نویسی کا نتیجہ ہے کہ یورپ کے بعض لوگوں نے یہ یقین کرلیا ہے کہ متی۔ مرقس۔ لوقا۔ یوحنا بھی ناول نویس تھے۔ انہوں نے ایک نمونہ زندگی کو مدنظر رکھ کر جو اُسوقت کے مناسب حال تھا۔ ناول لکھے تھے۔ ناواقفوں نے انہیں کتب الٰہی سمجھ لیا ✣

نوٹ۔ جن انگریزی رسالوں۔ اخباروں اور کتابوں کا حوالہ ہم اپنے مضامین میں دیا کرتے ہیں۔ ان کا پورا نام پتہ ماہ۔ اشاعت بلکہ قیمت تک بھی درج کر دیتے ہیں تاکہ کسی پادری صاحب کو یہ کہنے کا اب موقعہ نہ ہے کہ یہ (فرضی) باتیں اپنے پاس سے بنا کر لکھ دیتا ہے اور مزید تصدیق کے واسطے ہم یہ بھی عرض کر دیتے ہیں کہ محولہ کتب رسایل وغیرہ اگر کوئی صاحب بجنسہ دیکھنا چاہیں تو ہمارے پاس آکر دیکھ سکتے ہیں۔ اگر منگوانا چاہیں تو ہماری معرفت ولایت سے منگوا سکتے ہیں ✣

Batala - Qadian Road.

سڑک بٹالہ قادیان

وہ مضمون جس کا وعدہ پچھلے اخبار میں کیا گیا تھا اب درج کیا جاتا ہے۔ پختہ سڑک کی جس قدر ضرورت اس راستہ کے واسطے ہے وہ خود اس کے ٹریفک سے ظاہر ہے یہانتک کہ ایک دفعہ یہاں ریل بنانے کی بھی تجویز کی گئی تھی۔ امید کرتے ہیں کہ اس سڑک پر چلنے والی ہزاروں مخلوق حکام کی سرپرستی سے محروم نہ رکھی جائے گی

بہرحال وہ مضمون یہ ہے:-

یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ قادیان ضلع گورداسپور میں ایک خصوصیت کے ساتھ ممتاز ہے۔ اور یہ امتیاز قادیان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی وجہ سے حاصل ہوا ہے۔ ایک وقت قادیان پر ایسا گزرا ہے وہ ایک گمنام گاؤں تھا اور دنیا میں کوئی اس سے واقف نہ تھا۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے جب اپنے بندہ کو اس بستی میں برگزیدہ کیا تو اسے مخاطب کرکے کہا فحان ان تعان وتعرف بین الناس یعنی وقت آگیا ہے کہ تو دنیا میں شناخت کیا جاوے اور تیری مدد کیجاوے۔ ایسا ہی اس گمنامی اور گوشہ گزینی کی حالت میں اسے خطاب کرکے فرمایا یاتون من کل فج عمیق۔ لوگ دور و دراز رستوں سے تیرے پاس آئینگے۔ یہ اور اس قسم کے تمام مکالمات اس مرد خدا نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں شائع کر دیئے۔ پھر وہ وقت آگیا کہ قادیان اور اس کا برگزیدہ سردار دُنیا میں شہرت پاگیا۔ اور دُنیا کے تمام حصوں سے لوگ نیازمندی اور ارادت کے ساتھ اس کے حضور آنے لگے۔ اور قادیان کی ضرورتیں یومًا فیومًا بڑھنے لگیں ✣ ہمارے مقامی حکام اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ قادیان ان کے علاقہ میں اکیلا قصبہ ہے جو تعلیمی اور رفاہ عام کے کاموں کی وجہ سے ضلع گورداسپور میں ممتاز ہے ✣

کل ضلع بھر میں قادیان ہی سے تین اخبار اور تین رسالے شائع ہوتے ہیں۔ اور تین پریس جاری ہیں۔ قادیان میں جو تعلیمی کوششیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے بارور ہوئیں وہ بھی ضلع بھر میں نمایاں حیثیت رکھتی ہیں قادیان کا تعلیم الاسلام ہائی سکول اپنی تعلیم اور تربیت اور اخلاقی نگہداشت کے لئے ضلع ہی نہیں بلکہ صوبہ بھر میں ممتاز ہے۔ اور اس کا پتہ اس ایک امر سے لگ سکتا ہے کہ جس قدر بورڈر قادیان کے سکول میں ہیں وہ ضلع کے کسی

سکول میں نہیں۔ اور صوبہ کے بھی کسی ہی سکول میں ہونگے اور آنے والے طالب علم پنجاب اور ہند کے مختلف علاقوں سے آئے ہیں۔ اور یہ کہنا قطعاً مبالغہ نہیں کہ اس وقت کشمیر سے لیکر راس کماری تک کے بنگال اور بہار سے لیکر پشاور تک کے طالب علم موجود ہیں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے علاوہ ایک بڑے پیمانہ پر دینیات کا کالج جاری ہے جس کا نام مدرسہ احمدیہ ہے۔ اور لڑکوں کی تعلیم ہی پر اکتفا نہ کرکے ایک لڑکیوں کا مدرسہ بھی کھولا گیا ہے۔ غرض تعلیمی کوششوں کو ہر طرح مفید بنانے کے لئے خدا کے فضل پر بھروسہ کرکے وسیع کیا گیا ہے ان تعلیمی انسٹی ٹیوشنز کے علاوہ مذہبی رنگ میں قادیان کو جو اہمیت اور عزت حاصل ہے وہ ایک ایسا امر ہے کہ سب جانتے ہیں نہ صرف پنجاب و ہندوستان سے بلکہ افغانستان اور عرب سے بھی اکثر لوگ ہمیشہ آتے جاتے رہتے ہیں۔ اور ان آنے والوں کی تعداد سال بھر میں کسی صورت سے چالیس پچاس ہزار سے کم نہیں ہوتی۔ پھر اس وقت سلسلہ کا جو **امام** اور **پیشوا** ہے یعنی حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب قبلہ۔ وہ ایک شاہی طبیب ہونے کی وجہ سے اور اپنے طبی تجربہ اور ایک محقق اور ذیعلم بزرگ ہونے کے ہندوستان بھر میں شہرت یافتہ ہیں۔ ان کے پاس طبی استفادہ کے لئے دور و دراز سے لوگ کثرت سے آتے ہیں اور یہ سلسلہ آج جاری نہیں ہوا۔ بلکہ جب سے وہ قادیان آئے ہیں اسوقت سے جاری ہے۔ ان مریضوں کی تعداد بھی سال میں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں تک پہنچتی ہے +

ان آنے والے لوگوں اور اُن تعلیمی انسٹی ٹیوشنز و پریس و اخبارات کی ضروریات کے لئے تجارتی سامانوں کی آمد و رفت میں جو ترقی ہوسکتی ہے وہ اس سے ظاہر ہے کہ قادیان میں پہلے ایک معمولی برانچ آفس ڈاک خانہ کا تھا جو مدرسہ کے ایک مدرس کو کچھ الونس دیکر چلایا جاتا تھا۔ پھر اس کو مدرسہ سے الگ کیا گیا اور بالآخر محکمہ ڈاکخانہ نے بیس روپیہ ماہوار کا ایک سب آفس جاری کیا۔ اب اس وقت پچاس روپیہ کا ایک سب پوسٹ ماسٹر اور اس کے ساتھ ایک کلرک اور دو چٹھی رسان کام کرتے ہیں اور ایک پیکر صرف چٹھیاں چھاپنے کا کام کرتا ہے۔ یہ میں نے اس عملہ کا ذکر کیا ہے جو صرف قادیان کی لوکل ڈاک کے متعلق ہے اور قادیان کی ڈاک کی کثرت کی وجہ سے محکمہ ڈاک خانہ نے پبلک کی آسایش و آرام کے لئے ڈاک کی روانگی اور رسیدگی کو ڈبل کر دیا۔ اب دو مرتبہ ڈاک آتی اور دو ہی مرتبہ قادیان سے جاتی ہے۔ اور قادیان کی ڈاک کی آمد و رفت ہرکاروں کے ذریعہ ناقابل برداشت عمل سمجھ کر ڈاک کے لانے اور لیجانے کا کام بذریعہ یکہ کے کیا گیا۔ جس کے لئے ۶۰ روپیہ ماہوار محکمہ ڈاک خانہ کو دینے پڑتے ہیں۔ کل ضلع گورداسپور میں ڈلہوزی اور شکر گڑھ لائن کے سوا قادیان ہی ایسی جگہ ہے جہاں ڈاک بذریعہ یکہ کے پہنچائی جاتی ہے۔ ان تمام امور کے بیان کرنے سے میری غرض یہ ہے کہ میں قادیان کی اہمیت کو پیش کرکے اپنے ضلع کے بیدار مغز صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو ایک امر خاص پر توجہ دلاؤں اور وہ

بٹالہ سے قادیان تک کی سڑک ہے

جس حال میں کہ قادیان میں اس قدر آمد و رفت ہوتی ہو اور تجارتی سامان بھی کثرت سے آتا اور جاتا ہے کیونکہ بٹالہ بوجہ اناج کی منڈی ہونے کے ریاڑکی سے تمام سامان وہاں جاتا ہے پھر اس سڑک کا نہایت ردی حالت میں ہونا ضلع گورداسپور کے لئے نہایت قابل افسوس امر ہے +

اس سے پہلے بھی متعدد مرتبہ اس سڑک کے متعلق مجھی اپنے ضلع کے افسروں کو توجہ دلانے کا موقعہ بذریعہ اخبار اور زبانی بھی ہوا ہے۔ اور اس سڑک کے پختہ کئے جانے کے متعلق بعض تجاویز بھی زیر غور رہیں۔ جن کا خاتمہ ایک ریلوے لائن کی تجویز کے ساتھ ہوگیا۔ تجویز کی گئی تھی کہ بٹالہ سے ایک ریلوے لائن ہوشیارپور کی طرف نکالی جاوے۔ محکمہ ریلوے کے ایک افسر نے آکر ٹریفک کا اندازہ بھی کیا اور کچھ حصص بھی فروخت ہوئے۔ مگر یہ تجویز عملی رنگ میں نہ آسکی۔ اس لئے اب میں پھر اس تجویز کو اپنے ضلع کے نیکدل اور رعایا کے سچے ہمدرد اور بہی خواہ ڈپٹی کمشنر میجر ایلیٹ صاحب بہادر کے حضور کہتا ہوں صاحب موصوف کو رفاہ عام کاموں کے ساتھ بڑی دلچسپی اور رعایا کو آرام پہنچانے کا خاص خیال رہتا ہے۔ اور ایسے نیک دل آفیسر کی موجودگی میں اگر **قادیان** اور **بٹالہ** کی سڑک کا انتظام نہ ہوا تو یہ افسوسناک امر ہوگا۔ میں جانتا ہوں کہ اس سے پہلے یہ معاملہ صاحب موصوف کے نوٹس میں نہیں آیا۔ اور نہ اس کے پیش کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اس لئے کہ خیال تھا کہ ریلوے لائن ان تمام تکلیفوں کا خاتمہ کردیگی۔ مگر ریلوے لائن کی تجویز نہیں معلوم کہاں چلی گئی۔ اس لئے یہ غلطی ہوگی اگر ہم ریلوے لائن کی خیالی امید پر سڑک کے پختہ کئے جانے کی تجویز کو چھوڑ بیٹھیں +

پس نہایت ادب سے صاحب موصوف کی خدمت میں عرض کی جاتی ہے کہ وہ سڑک کے پختہ کئے جانے کے احکام ڈسٹرکٹ بورڈ کے ذریعہ صادر فرما کر اپنی کثیر تعداد رعایا کی دعائیں لیں۔ تعجب تو اس امر کا ہے کہ ہماری مجسٹریٹ علاقہ جناب خان صاحب محمد ظفر خانصاحب بہادر بالقابہ نے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے ارشاد اور حکم کے ماتحت ضلع کے بدمعاشوں کا خاص انتظام کیا۔ اور مقدمات زیر دفعہ ۱۰۹ میں ایسا انصاف کیا کہ اب تو ضلع گورداسپور میں ان کی کچہری ضرب المثل ہوگئی ہے۔ باوجودیکہ بٹالہ میں رہتے ہیں اور انہیں متعدد مرتبہ بتقریب دورہ یا ملاحظہ موقعہ قادیان کی طرف آنے کا اتفاق بھی ہوا ہے اور بٹالہ اور قادیان کی سڑک کی حالت زار بھی انہوں نے ملاحظہ فرمائی۔ مگر اب تک اُنہیں توجہ نہیں ہوئی ورنہ کوئی وجہ نہیں ہوسکتی۔ کہ اس معاملہ کو خود صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے حضور تک نہ پہنچائیں۔ اس لئے آخر میں میں اپنے علاقہ کے مجسٹریٹ کو جو اپنی بیدار مغزی کے لئے مشہور ہو رہا ہے اور جس کے انصاف اور توجہ فرمائی کا شہرہ ہو رہا ہے) اس سڑک کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ کثرت آمد و رفت کی وجہ سے اس کی حالت بہت خراب ہو رہی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کسی جان کا نقصان ہو۔ یکوں اور گڈوں اور عام مسافروں کی جو کثرت ہے۔ وہ ظاہر امر ہے۔ اس سڑک کو جب تک پختہ نہ کیا جاوے آمد و رفت میں سہولت نہیں ہوسکتی۔ کیا ہم امید کریں کہ جناب میجر ایلیٹ صاحب بہادر کے عہد کی یہ عمدہ یادگار رہو کہ قادیان اور بٹالہ کی درمیانی سڑک پختہ کیجاوے۔ اگر ہمارے مجسٹریٹ صاحب علاقہ نے اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ تو کچھ شک نہیں کہ وہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے حضور ہماری اس جائز درخواست کو عمدگی سے پیش کرسکینگے +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

مدارج تقویٰ

تقریر حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب ایدہ اللہ الاحد

(گزشتہ اشاعت سے آگے)

نماز

فرض ہے۔ بہت سے احمدی نمازوں کو باجماعت ادا کرنے میں کمزور ہیں۔ نماز۔ دین کا ستون ہے اور مجھ سے کوئی پوچھے تو قرآن شریف سے یہ بات ثابت ہے کہ نماز بغیر جماعت کے ہوتی ہی نہیں۔ سوا اس صورت کے کہ کوئی عذر شرعی ہو۔

زکوٰة

دوسرے درجے پر زکوٰة ہے۔ زکوٰة میں کئی بھائی کمزوری دکھاتے ہیں۔ حضرت ابوبکر کے زمانہ میں جب فتنہ ارتداد پھیل گیا۔ و صرف تین گاؤں میں نماز باجماعت رہ گئی اور لشکر بھی شام کو بھیجدیا گیا۔ تو بھی آپ نے زکوٰة نہ دینے والوں کے نام ارشاد بھیجا۔ کہ رسول اللہ کے زمانے میں اگر کوئی رسّہ دیتا تھا اور اب نہیں دیتا تو میں تلوار کے زور سے لونگا۔ حضرت عمر ایسے جری و بہادر نے بھی رائے دی کہ اسوقت مصلحت وقت نہیں کہ زکوٰة پر زور دیا جائے۔ مگر آپ نے ان کی ایک نہ مانی۔ اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ زکوٰة کسقدر ضروری ہے اگر احمدی اپنی زکوٰة کا باقاعدہ انتظام کریں۔ اور اسے امام کے حضور بھیجدیا کریں۔ تو بہت سے قومی کام پورے ہو سکتے ہیں ✚

روزہ

تیسرا رکن روزے ہیں یہ ایسی پاک عبادت ہے کہ حدیث میں آیا ہے۔ ہر نیکی کا ایک اجر ہے۔ مگر روزہ کا اجر میں ہوں۔ روزہ داروں کے لئے بہشت کے تمام دروازے کھولدیئے جائینگے۔ کہ جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو۔ بلکہ ایک دروازہ اَور ہوگا۔ جس کا نام ریّان ہوگا ✚

حج

پھر حج ہے۔ غیر احمدی کہتے ہیں۔ احمدی حج نہیں کرتے۔ تم میں سے جو ذی استطاعت ہیں وہ حج کرکے دکھاویں کہ ہم لوگ مکہ معظمہ کی کسقدر تعظیم کرتے ہیں ✚

امر بالمعروف نہی عن المنکر

پھر وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر پر عمل کرو۔ دنیا میں نیک باتیں پھیلانے والے بنو۔ اور بُری باتوں سے روکو۔ اصلاح اپنے گھروں سے شروع کرو۔ آپس میں محبت رکھو۔ اُلفت بڑھاؤ۔ میل جول کو ترقی پر کردو۔ تعلقات کو مستحکم کرو۔ یہ سب باتیں تقویٰ کے لئے ضروری ہیں۔ اس لئے ان کا بیان کیا ✚

للذین احسنوا فی ھذہ الدنیا حسنة

ایسے محسنوں کی نسبت فرماتا ہے کہ جو لوگ دنیا میں نیکی کرتے ہیں۔ اسی دُنیا میں انکو نیکی ملیگی۔ کیا پاک معیار ہے۔ جو لوگ خدا کے پیارے ہیں وہ کبھی ذلیل نہیں ہوتے۔ کوئی ہے جو کھڑا ہو کر کہہ سکے کہ متقی ذلیل ہو کر مرا۔ جذامی ہو کر مرا۔ مجنوں ہو کر مرا۔ یا کوئی خدا کا صدیق۔ خدا کا متقی۔ خدا کا پرہیزگار مرگی زدہ ہو کر مرا۔ کوئی ہے جو یہ گواہی دے سکے کہ متقی ایسا بوڑھا ہو گیا کہ وہ ارذل العمر کو پہنچ گیا ہو۔ ہاں اس کے خلاف میں شہادت دے سکتا ہوں۔ کہ بڑے بڑے ذی سطوت وصاحب حکومت بادشاہ۔ باوجود اتنے اقتدار ووقار کے مجذوم ہو گئے۔ ان کو مرگیاں پڑیں۔ دیوانے ہو گئے۔ پس دوستو! تقوےٰ اختیار کرو۔ کیونکہ تقوےٰ وہ دولت لازوال ہے جو ختم نہیں ہوتی بلکہ بڑھتی ہے۔ اور تقوےٰ ہی وہ تریاق ہے جس سے انسان تمام قسم کے زہروں سے محفوظ رہتا ہے۔ محسن متقی کے لئے یہ انعام دُنیا میں ہیں اور آخرت میں اس سے بھی بڑھ کر پائے گا ✚

وارض اللہ واسعة

متقی کو ابتلاء بھی آتے ہیں۔ مگر گھبرانا نہیں چاہیئے بلکہ ثابت قدم رہنا ضروری ہے۔ اگر تمہیں ایک جگہ تکلیف ہے تو خدا کی زمین کھلی ہے۔ دوسرے مقام پر ہجرت ہوسکتی ہے۔ اور صبر سے کام لینے والوں کو بغیر حساب کے دیا جاتا ہے ✚

انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب

بادشاہ کے پاس بہت نعمتیں ہیں۔ مگر پھر بھی اس کو کئی دُکھ ہیں لیکن صابر پر اللہ تعالےٰ کا بڑا فضل ہوتا ہے اس سے وعدہ فرماتا ہے کہ میں تجھے بے حساب دونگا۔ اور یہ سب اجر ہے اس بات کا کہ صابر خدا کے حضور اپنی اطاعت کی گردن ڈال دیتا ہے۔ اسکے فرمانوں کی بجاآوری پر ثابت قدم رہتا ہے اور ہر ابتلا کے وقت آگے قدم بڑھاتا۔ اور مخلوق کو بھی یہی تعلیم دیتا ہے۔ اب ان آیات کو پڑھ کر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ احکام لوگوں کے لئے ہی ہیں یا خود رسول اللہ کو بھی یہ حکم دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰہَ مُخْلِصًا لَّہُ الدِّیْنَ۔ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَکُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ مجھے حکم دیا گیا۔ کہ میں اللہ کی عبادت کروں۔ دین کو اس کے لئے خالص کرکے۔ اور مجھے حکم دیا گیا کہ میں فرمانبرداروں میں اوّل نمبر پر رہوں۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ یہ حکم رسول کریم کے لئے بھی یکساں ہیں۔ اس کے بعد یہ سوال ہے کہ آیا رسول کریم نے اس حکم پر عمل بھی کیا یا نہیں۔ تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قل انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم۔ قل اللہ اعبد مخلصًا لہ الدین۔ کہہ کہ میں اپنے رب کی نافرمانی کرتے ہوئے عذاب عظیم سے ڈرتا ہوں اور کہہ کہ میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں اور کسی کو اسکی اطاعت میں شریک نہیں کرتا۔ ان آیات میں نبی کریم نے اپنی پاک زندگی کو پیش کیا ہے اور ڈنکے کی چوٹ کہا ہے کہ میرا خدا سے تعلق ہے۔ کوئی ہے جو میری زندگی پر عیب لگائے۔ آریہ زینب کے نکاح کے بارے میں شور ڈالتے ہیں۔ اور عیسائی آپ کو ڈاکو وغیرہ کہتے ہیں حالانکہ یہ اسوقت موجود نہ تھے اور نہ ان کے پاس معتبر ذرائع سے کوئی خبر پہنچی ہے۔ جو لوگ اس وقت زندہ گواہ تھے ان کو تو اس زور سے چیلنج دیا گیا کہ میری زندگی پاک ہے کوئی ہے جو عیب لگائے۔ میں تو اللہ کی مخلصانہ فرمانبرداری کرتا ہوں۔ فاعبدوا ما شئتم من دونہ تم اس کے سوا کسی اور کی کرکے دیکھ لو کوئی سکھ ملتا ہے ہرگز نہیں۔ بلکہ عنقریب تمہیں معلوم ہوجائے گا کہ اسکی نافرمانی کرنے والے کیسے ٹوٹے میں پڑتے ہیں ✚

ابوجہل کی مثال صاف ہے کہ وہ اپنی عزّت وجاہت شوکت وقسمت پر کس قدر گھمنڈ رکھتا تھا۔ حتیٰ کہ مرنے کے وقت بھی اس نے کہا میری گردن ذرا لمبی کرکے کاٹنا۔ تاکہ لوگوں کو معلوم رہے کہ میں سردار ہوں۔ مگر ابن مسعود نے کہا میں تیری آخری خواہش بھی پوری نہیں ہونے دونگا اور خوب رگڑ کر گردن کاٹی۔ اچھا یہ تو کئی سو سال کا واقعہ ہے اسی زمانے میں دیکھ لو خدا کا ایک مامور آیا۔ اسکے مقابلہ میں ایک لاٹ مولوی اُٹھا اسوقت اس کی یہ حالت تھی کہ جب کبھی لاہور میں جاتا اور انارکلی سے گزرتا۔ تو اس کے استقبال و ملاقات کے لئے بے شمار آدم اکٹھا ہو جاتا یہاں تک کہ ہندو بھی اپنی دُکانیں چھوڑ کر باہر نکل کھڑے ہوتے۔ اس کے مقابلہ میں حضرت اقدس جنھوں نے شاکر و محسن طبیعت پائی تھی۔ تحدیث بالنعمت کے طور پر اپنا واقعہ سنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ سرائے میں جاکر میں ٹھیرا۔ چارپائی نہ ملی۔ اصطبل میں ایک جگہ ملی جہاں

نیچے فرش پر رات کاٹنی پڑی - اور اس پر مستزاد یہ کہ ایک سکھ جو وہاں موجود تھا - ساری رات بڑبڑاتا رہا - کہ یہ کہاں سے آ گیا - میں آگے ہی تنگ تھا - ایک وقت تو یہ تھا - یا اب یہ وقت بھی آیا کہ بغیر اس کے کہ پہلے اطلاع دی جائے - ہر سٹیشن پر آدمیوں کے پرے کے پرے جم جاتے تھے - موافق لوگوں نے تو خیر آنا ہی تھا - مخالف کیا ہندوستانی کیا پنجابی کیا انگریز ایک دوسرے پر ٹوٹے پڑتے تھے اور جگہ نہ ملتی تھی - ہر ایک کی یہی خواہش تھی - کہ میں کسی طرح چہرہ دیکھ لوں - خلاف اس کے وہ مولوی جو کسی وقت ان زوروں پر تھا میں نے اُسے دیکھا ہے کہ ایک سٹیشن پر ایک گٹھڑی اٹھائے ہاتھوں میں کھانا پکڑے ریل کی طرف اکیلا دوڑا جاتا تھا اس واقعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ گھاٹے میں کون ہے وہ جو راستی پر ہے یا وہ جو خدا کے مامور (ا) کے مقابلہ کے لئے اُٹھا - خدا نے تمہارے لئے یہ فرقان چھوڑ دیا ہے اب بھی اگر تم اپنے ایمانوں کو بچا پاؤ - یا غفلت سے اپنی اولاد کو - پھر غیر احمدیوں میں شامل ہونے دو - تو تم گویا قتل اولاد کے مرتکب ہوتے ہو - میں دیکھتا ہوں جن کے باپوں کو حضرت اقدس سے بڑا اخلاص تھا اور بڑا تعلق تھا - اب ان کے بعض بیٹوں میں وہ شوق نہیں - اپنی اولاد کا فکر کرو - انہیں دین کی طرف لگاؤ کیا تمہارا بیٹا تمہارے سامنے زہر کھانے لگے - یا کنوئیں میں چھلانگ مارنے لگے تو تم اسے اجازت دیدو گے - ہرگز نہیں - پس کیا خدا کی نافرمانی چھوٹی سی بات ہے - جس سے تم منع نہیں کرتے اور کیا جب تمہارا کوئی بچہ کنوئیں میں گرنے لگے تو ایک بار منع کر کے چپ ہو جاؤ گے - ہرگز نہیں - تو کیا وہ ہے کہ گناہ سے جو زہر سے بڑھ کر ہلاک کرنے والی چیز ہے صرف ایک دو بار کہہ کر چپ ہو جاؤ - چاہیئے کہ بار بار منع کرو - اور اپنی اولاد کو نماز قائم کرنے اور شعائر اللہ کی عظمت کی تاکید کرو - اور تقوے اختیار کرنے کی ہدایت کرو - اور خود بھی تقوے مدار نجات سمجھو - کیونکہ جو تقویٰ اختیار نہیں کرتے - ان کا اوڑھنا بچھونا آگ ہی آگ ع ہے ان کے لئے سکھ کی کوئی صورت نہیں - اللہ تعالے بڑا رحمن ہے - قبل از وقت اپنے عذاب سے خوف دلاتا ہے

ع لهم من فوقهم ظلل من النار ومن تحتهم ظلل - ذلك يخوف الله به عباده يعباد فاتقون +

اور فرماتا ہے - میرے بندو - عذاب سے بچاؤ ڈھونڈ لو - فرمانبرداری کا طریقہ اختیار کر لو - اور جو لوگ جھوٹی باتوں ع۲ (طاغوت کے معنے ہیں) سے بچتے ہیں انہیں بشارت دیدو - ایک معمولی حاکم سے کوئی بشارت ملے تو انسان پھولا نہیں سماتا - پھر اس انسان کی خوشی کا ٹھکانا کیا ہو سکتا ہے جسے وہ احکم الحاکمین بشارت دے - زمینی گورنمنٹوں کے معمولی انعام کے وعدے بلکہ تنخواہ پانے کی امید پر سپاہی اپنا سر دینے کو تیار ہیں - حالانکہ اس گورنمنٹ کے ملازم کو یقین نہیں کہ یہ روپیہ مجھے ملے گا بھی یا نہیں - شاید اس کے پانے سے پہلے ہی مر جاؤں - اور اگر مل بھی گیا - تو خدا جانے سکھ ملے یا نہ ملے - لیکن خدا تعالے تو ابد الآباد زندہ ہے اور اپنے وعدوں کی وفا پر قادر ہے - اگر اس شخص کے (جس سے وعدہ کیا گیا ہے) حیات کے دن دُنیا سے پورے ہو گئے ہیں - تو آیندہ زندگی میں بیش از بیش دینے کو تیار ہے - غرض یہ بشارت خداوند تو ایسی ہے کہ مر جاؤ تو بھی اس سے مستفید ہو - زندہ رہو تو ابھی [illegible] بدلا پا لو - ان بندوں کا سب سے

ع۲ والذين اجتنبوا الطاغوت ان يعبدوها وانابوا الى الله لهم البشرى فبشر عباده +

ایک سفارش

تاریخ اسلام جس کا اشتہار اس اخبار میں ہر ہفتہ درج ہوتا ہے اسکے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح نے اور حضرت صاحبزادہ صاحب نے جلسہ کے موقعہ پر سفارش فرمائی تھی - کہ احباب اس کو خرید کریں +

اسکے علاوہ وصف جن کو خدا سے بشارت ملتی ہے یہ ہے کہ وہ اچھی ع۳ سے اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں یتبعون احسنہ کے دو معنے ہیں - ایک تو یہ کہ قرآن مجید پر عمل کرتے ہیں کیونکہ دوسرے مقام پر اللہ نزل احسن الحدیث کتاباً فرما کر اللہ نے بتا دیا کہ احسن القول قرآن مجید ہے دوم یہ کہ قرآن شریف میں جو مختلف مدارج تقویٰ بیان ہیں ان میں سے بڑے سے بڑے درجے کے لئے کوشش کرتے ہیں - مثلاً ابھی جو مدارج میں نے بیان کئے ہیں انکے مطابق اس آیت کا وہ مصداق ہو سکتا ہے جو صرف صبر و شکر پر کفایت نہ کرے بلکہ احسان کی طلب کرے یہی وہ لوگ ہیں - جن کو اللہ نے اپنی جناب سے ہدایت بخشی اور یہی درحقیقت اولوالالباب ہیں - دُنیا میں یوں تو بڑے بڑے فلسفی اور دانشمندی کا دم بھرنے والے ہو گزرے ہیں اور اب بھی ہیں - مگر دانا وہی ہے جسے خدا خود ہدایت دے - اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اپنی جناب سے ہدایت کی راہیں سجھائے - ان پر چلائے - پھر منزل مقصود پر پہنچائے - عمل صالح کرنے باہمی رشتہ محبت بڑھانے و رحق پھیلانے کی توفیق دے - کوئی ہم میں سے کسی دوسرے بھائی کی ٹھوکر کا باعث نہ ہو - ہماری حالتیں ایسی خراب نہ ہو جائیں کہ لوگ سمجھیں وہ رسول سچا نہ تھا جس کے ہاتھ پر انہوں نے بیعت کی - بلکہ ہمارے عملوں سے لوگوں کو یقین ہو جائے - کہ یہ ایک صادق نبی کے پیرو ہیں +

(آمین)

ع۳ الذين يستمعون القول فيتبعون احسنه اولئك الذين هدٰهم الله واولئك هم اولوا الالباب

18

حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کی تقریر

(نوشتہ ایڈیٹر صاحب الحکم)

(جس کو حضرت خلیفۃ المسیح نے شائع ہونیسے پہلے درست کیا)

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله + اعوذ بالله من الشيطان الرجيم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ○ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ۚ وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ○ وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ○

مجھے کل یہ کسی نے کہا اور شاید درد سے تمہارے فائدے کے لئے کہا ہو یا عادتاً کہا ہو کہ "تم کوئی تقریر کرو" میرا ارادہ تھا کہ میں ہر روز درس دیتا ہی ہوں۔ ان ایام میں اس درس ہی میں کچھ وسعت کر لونگا۔ اور اسے معمول سے زیادہ وسیع کر کے سناؤں گا۔ جیسا کہ حکم ہے کہ مہمان کے لئے اپنے کھانے میں اضافہ کر لو۔ اور اسے کسی قدر زاید۔ اچھا اور میٹھا بنا لو۔ مَیں نے اس حکم کی تعمیل میں مناسب سمجھا تھا کہ جو غذا

نفیس کھانا

مَیں کھاتا ہوں اور جسکے بغیر میری زندگی محال ہے اسے عمدہ طور پر کچھ زیادہ کر کے پیش کردوں۔ مگر ہر شخص اپنی اپنی پسند میں معذور ہوتا ہے اگر کسی کو میٹھا پسند ہے تو کوئی نمکین کو پسند کرتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ جسمانی غذا تو تمہیں گھر میں شاید یہاں سے بہتر میسر آسکتی ہو۔ اور یہاں بھی اس کے لئے تم آپ ہی انتظام کرنے والے ہو میں تمہیں وہ غذا دوں جو جسم نہیں روح کی سیری کا موجب ہو سکتی ہے اگر اللہ تعالےٰ کا فضل ہو۔ اس خیال میں آج صبح مَیں نے سوچا کہ تقریر کیا ہوتی ہے؟ اسپر بہت سے معانی میرے دل میں آئے اگر میں انہیں ہی بیان کروں تو شام تک شاید وہ ختم نہوں + مجھے ایک عرب کا شعر یاد آ گیا اگرچہ مجھے شعر کہنے کی عادت نہیں۔ کبھی کہتا ہوں تو دقت سے کہہ سکتا ہوں۔ ہاں میں شعر کو سمجھ خوب سکتا ہوں اور یہ خدا تعالےٰ کا خاص فضل ہے اور وہ شعر یہ ہے ؎

قالوا اقترح شيئاً نجد لك طبخه
فقلت اطبخوا لى جبةً و قميصا

ایک عرب سردی کے دنوں میں کسی کے گھر گیا اس پر گرم کپڑا کوئی نہ تھا موسم تھا سرما کا۔ میزبان نے کہا کہ اگر آپ حکم دیں تو آپ کے لئے ویسا ہی کھانا پکوائیں جو آپ پسند کرتے ہیں تو اس نے جواب دیا۔ ہاں میرے لئے گرم کپڑے پکوا دو +

ایک میرا پیارا بچہ ہے اور وہ مجھے بہت ہی عزیز ہے اس سے ذکر آیا کہ کوئی پیارا ہو اور گول چہرہ کی تعریف کرے تو کس سے تشبیہ دے۔ کبھی چودھویں کے چاند سے اور کبھی سورج سے تشبیہ دے + ایک بڑے آدمی نے ایک مرتبہ شعرا کو حکم دیا کہ وہ گول چہرہ کی تعریف کریں۔ سب شعرا نے طبع آزمائیاں کیں مگر ایک نے کہا کہ جیسے گول خوبصورت روٹی ہوتی ہے۔ اس رئیس نے فوراً سمجھ لیا کہ اسکو ابھی تک کھانا نہیں کھلایا گیا اُس نے فوراً اپنے آدمی کو اشارہ کیا اور ملامت کی کہ ان کو ابھی تک کھانا نہیں کھلایا۔ تب اس نے کہا کہ حضرت کھانا تیار ہے۔ پہلے کھانا کھالیں۔ غرض مجھے بھی عجیب عجیب جوش اٹھتے ہیں۔ مَیں اس بچہ کو وہ ساری ذوق کی باتیں نہیں سناتا اسوقت مجھے جب تقریر کے لئے کسی نے کہا تو پھر عجیب عجیب جوش اُٹھنے لگے۔ تو میں نے دل سے پوچھا کہ کونسی تقریر کرو گے؟ تو اس نے جواب دیا کہ:-

اپنے پیارے کی پیاری کتاب قرآن ہی پڑھ دو

اللہ تعالیٰ نے ہی یہ بات میرے دل میں ڈالی اور مجھے یہی پیاری لگی کہ اسے ہی تقریر میں بھی بیان کروں +

آجکل کے لیکچراروں کی عادت

دنیا کے عجائبات ہیں۔ اسوقت یورپ کی ہوا چلی ہوئی ہے اور اللہ تعالےٰ کے ارادے سے یا ہمارے اعمال کے سبب سے چلی ہے اس لئے لوگ یورپ کی ہر بات اور ہر ادا کو پسند کرتے ہیں۔ تقریر میں بھی اسی یوروپین طرز کو پسند کرنے لگے ہیں۔ لکچرار اپنے لکچروں میں کئی امر مدنظر رکھتے ہیں کبھی تو بہت سی ضرب الامثلیں یاد ہوتی ہیں اور لیکچرار اپنے لیکچر میں انہیں ادا کرتا ہے۔ اور بڑے زور سے اپنے لیکچر کے دوران میں کہتا ہے۔ جرمن میں یہ ضرب المثل ہے۔ فرانس میں یوں ہے قدیم سیکسن لوگوں میں یہ ضرب المثل ہے۔ انگریزی میں یہ فارسی میں وہ۔ اور عربی لٹریچر میں فلاں اردو میں اس طرح پر ہے۔ جب لیکچرار مختلف زبانوں کی ضرب المثلیں بیان کرتا ہے تو لوگ عش عش کر اٹھتے ہیں اور حیران رہ جاتے ہیں لیکچرار سمجھتا ہے کہ میری زبان کا سکہ سننے والوں کے دل پر بیٹھ گیا ہے میں بھی کبھی ایسے لیکچر کو پسند تو کرتا مگر

قلب پر اس کا کچھ اثر نہ تھا

اس لئے کہ بولنے والا صرف دلربائی کرنا چاہتا تھا نہ کچھ اور غرض بعض بولنے والے تو اس قسم کے ہوتے ہیں اور بعض لطیف اشعار یاد رکھتے ہیں اور موقعہ باموقعہ انہیں ایک ترتیب کے ساتھ پڑھتے جاتے ہیں۔ ہر شخص کو اسکی نیت کے موافق پھل ملجاتا ہے اس میں شک نہیں شعر میں ایک طاقت ہوتی ہے جو قلوب پر اثر ڈالتی ہے اس لئے کہ شاعر بھی اللہ تعالیٰ کا تلمیذ ہوتا ہے بعض وقت اسے ایسی بات سجھاتا ہے کہ اسے سنکر صوفی کو وجد ہو جاتا ہے مگر خود شاعر کو اس کے سننے سے وجد نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ اسے براہ راست ملتا ہے یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات ملہمین کو بھی شعراء کے مصرعے اور اشعار ایک جگہ الہام ہو جاتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حق سبحانہ تعالےٰ کی وہ مراد ہوتی ہے۔ میں دور چلا گیا۔ میں سنانا چاہتا ہوں کہ مجھے کہا گیا کہ

مجھے کیا پسند ہے؟ خدا کی کتاب

تقریر کرو۔ مگر مجھے قرآن مجید سے بڑھ کر کوئی چیز پیاری نہیں لگتی۔ ہزاروں کتابیں پڑھی ہیں۔ ان سب میں مجھے خدا ہی کی کتاب پسند آئی۔ بادیں ایک احمق نے بڑھ کر ایک بات کہی ہے وہ مجھے لکھتا ہے کہ تم جانتے ہو تمہارے سر کو چوٹ کیوں لگی؟ اور کیوں وہ کچلا گیا؟ بعض لوگ میرے سامنے بہت اونچی باتیں کرتے ہیں کہ شاید میں بہرا ہو گیا ہوں۔ وہ احمق اس چوٹ کی وجہ یہ بتاتا ہے کہ تم نے ہزاروں ہزار کتابیں پڑھی ہیں مگر قرآن شریف کو چھوڑ دیا اس واسطے جزاء سيئة سيئة مثلها کے موافق تمہیں بدلہ دیا اور سر کچلا گیا۔ وہ احمق نہیں جانتا کہ میرا سر خدا ہی کے فضل سے بالکل محفوظ ہے باوجودیکہ تم نے دیکھا کہ چوٹ لگی اور سال گذشتہ کے انہیں دنوں میں بچنے کی امید نہ تھی۔ کلوا فارم کے ذریعہ اور کلورا فارم کے بدوں بھی اس زخم پر جراحی عمل ہوا۔ مگر ڈاکٹر دوسرے لوگ

جانتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے میرے دماغ کی کیسی حفاظت فرمائی جو لوگ میری صحبت میں رہتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی کتاب سے زیادہ مجھے کوئی کتاب عزیز نہیں اور میری **غذا جس سے میں زندہ رہتا ہوں اللہ تعالےٰ کی کتاب ہے** خدا تعالےٰ نے اپنے فضل اور محض فضل سے مجھے اس کتاب کی **محبت** اور اس کا فہم دیا ہے اور مَیں نے دیکھا ہے کہ یہ اس کا رحم ہے کہ **اس کتاب کا فہم کرنے والا پاگل نہیں دیکھا**۔ پھر اللہ تعالےٰ نے میری دماغی قوتوں کی خود حفاظت فرمائی ہے یہ اس احمق کو غلطی لگی جو وہ سمجھتا ہے کہ میرا سر گِھلا گیا

دوسری کتابیں کیوں پڑھی ہیں

مَیں نے دوسری کتابیں پڑھی ہیں اور بہت پڑھی ہیں۔ مگر اس لئے ہیں۔ کہ قرآن کریم کے مقابلہ میں وہ مجھے پیاری نہیں بلکہ محض اسی نیت اور غرض سے کہ

قرآن کریم کے فہم میں معاون ہوں

قرآن شریف ہی میں یہ ارشاد ہے تعاونوا علی البرّ والتقوےٰ پس مَیں نے اگر ہزاروں ہزار کتابیں پڑھی ہیں یا پڑھتا ہوں اور پڑھاتا ہوں۔ تو قرآن مجید کی اس آیت پر عمل کرنے کے لئے اور اس بارے میں اللہ تعالےٰ نے مجھ پر عجیب عجیب انعام کئے ہیں جو دوسروں کو سمجھ بھی نہیں آسکتے۔ کل ہی مجھے ایک کتاب ملی ہے اسکی نسبت مجھے الہام ہوا تھا کہ وہ ہند میں نہیں ہے میں اللہ تعالےٰ کو تو مالک السمٰوات والارض سمجھتا ہوں اس نے میرے لئے کیا کچھ نہیں کیا جو ایک کتاب مہیا نہ کردیتا۔ ایک سیاح اتفاقاً یہاں آگیا جو مجھے بُرا سمجھتا ہے میری نسبت پیشگوئیاں کی ہیں میں تو اپنے عشق میں پورا ہوں (یاد رکھو عشق کا لفظ عادتاً بولتا ہوں اس لئے کہ پچھلے بولتے ہیں ورنہ قرآن مجید میں یہ لفظ نہیں آیا۔ ہاں ابی نعیم سے ایک حدیث نکالی ہے کہ اس میں عشق کا لفظ آیا ہے مگر راوی روایت بالمعنے کرتا ہے) غرض میں نے اسی عشق کیوجہ سے جو مجھ کو قرآن کریم کی خدمت اور فہم کے لئے کتابوں سے ہے اس کتاب کا ذکر اس سے کیا اور یہ بھی کہا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ ہند میں یہ کتاب نہیں اس نے کہا ہاں ہند میں تو نہیں مگر سندھ میں ہے مَیں تمہیں پہنچا دونگا۔ کل وہ کتاب اللہ تعالےٰ کے فضل سے ۱۰۰ کے وی پی میں میرے پاس پہنچ گئی اور مَیں نے اسکو پڑھ بھی لیا۔ یہ سچ ہے کہ مجھے کتابوں کا شوق ہوتا ہے مگر

تعاونوا علی البرّ والتقویٰ کے رنگ میں

پس میں نیکی کے طور پر کتابیں پڑھتا ہوں اور تفسیریں بھی پڑھ لیتا ہوں اور اس قدر پڑھتا ہوں کہ علی العموم دوسرے نہیں پڑھ سکتے الاماشاء اللہ۔ پرسوں ایک شخص نے مجھے قرآن مجید کا ایک ترجمہ دیا۔ اسپر لکھا تھا۔ الہامی ترجمہ۔ مجھے یہ دیکھ

الہامی ترجمہ کا ضمناً ذکر

کر بڑا دکھ ہوا۔ اور مجھ کو ہمیشہ دکھ ہوتا ہے جب میں دیکھتا ہوں کہ پاک لفظ کو گندے معنوں میں لے لیتے ہیں۔ مثلاً کلمہ تمام لڑکوں کو پڑھایا جاتا ہے کہ کلمہ لفظ مفرد کو کہتے ہیں۔ حالانکہ کلمہ کی یہ تعریف قرآن مجید کے خلاف ہے فرمایا ہے تمت کلمت ربك صدقاً وعدلا۔ پھر کیا صداقت۔ عدل ہے۔ کلمہ کی تعریف ہوسکتی

کلمہ کے معنی

ہے؟ کبھی نہیں

۱ صدق کلمۃ قال لبید الا کل شیء ما خلا اللہ باطل

یہاں غالباً مسلمان بھی بیٹھے ہیں۔ ابھی ایک نامدار مرید بھی بیٹھے ہیں۔ انہیں حضرت صاحب سے اور ہم سے اور ہمارے سلسلہ کے ساتھ بڑی محبت ہے +

غرض سب مسلمان جانتے ہیں کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو کلمہ کہتے ہیں۔ مگر اب اس لفظ کے معنے بگاڑ کر لفظ مفرد کا نام کلمہ رکھدیا جو صحیح نہیں۔ اسی طرح پر بہت سے لفظ بگڑ گئے اور ان کے شرعی معنے چھوڑ دیئے گئے اور انکی بجائے اور معنے تجویز کر لئے گئے۔ جنکو سُنکر اور دیکھ کر مجھے بڑا دکھ ہوتا ہے یہ مشکلات ہر زمانہ میں آئی ہیں اور ہم پر بھی آئی ہیں۔ ان مشکلات کو زیر نظر رکھ کر محض تعاونوا علی البر کے لئے میں کتابوں اور تفاسیر کو پڑھتا ہوں اور تفاسیر میں ان کو مقدم کرتا ہوں جو مجھے قرآن کریم کا تذکرہ کرادیں۔ اور انمیں اس طرح پر تفسیر کی ہو کہ ایک آیۃ کی تفسیر دوسری آیۃ سے ہو۔ اور پھر اسکے بعد میں اس تفسیر کو مقدم کرتا ہوں۔ جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک کلمات سے لی گئی ہو۔ ایک زمانہ مجھ پر ایسا بھی گذرا ہے کہ ایک تفسیر کے شوق میں مَیں بمبئی گیا اور ایک دوست سے اس کے متعلق پوچھا۔ اس نے کہا ہاں مل سکتی ہے۔ میں دوسرے دن جب اس دوست کے پاس گیا تو گو میں طالب علم تھا تاہم اللہ تعالےٰ نے مجھے طالب علمی کے زمانہ میں بھی مالدار رکھا ہی جیب میں کچھ روپیہ ڈالکر لے گیا۔ مَیں نے اس دوست سے کہا کہ وہ کتاب آئی ہے تو عطا کرو۔ انہوں نے کہا ہاں کتاب تو آگئی ہے مگر اس کی قیمت پچاس روپیہ ہے اس کتاب کے ۶۰ صفحہ ہیں۔ اور ایک اس کا ضمیمہ ہے اسکے ۵۸ صفحہ ہیں۔ مَیں نے کہا بہت اچھا لائیے۔ اور مَیں نے پچاس روپیہ کا نوٹ انکے ہاتھ میں دیدیا۔ وہ بولے کہ وہ کتاب طبع شدہ ہے اور اسی شہر بمبئی میں چھپی ہے۔ مَیں نے کہا اچھا ہے اسپر اُنہوں نے وہ کتاب مجھے دی اور میں اس کو لیکر فوراً اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور تھوڑی دیر کے لئے باہر چلا گیا۔ وہاں تیلی گلی مشہور ہے۔ اس کا یہ واقعہ ہے پھر میں اندر گیا۔ تو وہ حیران ہوا اور پوچھا کہ آپ باہر کیوں چلے گئے تھے میں نے کہا فقہی بحث ہے کہ تکمیل بیع کے لئے تفارق جسمی بھی قول کے ساتھ ضروری ہے یا نہیں۔ محدثین اور شوافع کا قول ہے کہ تفارق جسمی بھی چاہیئے۔ میں نے اسپر عمل کر لیا۔ اس لئے باہر گیا تھا تاکہ بالاتفاق کتاب میری ہو جاوے میری پنتیسویں پشت میں میرے ایک دادا نے اس مسئلہ پر عمل کیا تھا میں نے اسکی سنت ادا کرلی +

پھر آپ نے پوچھا کہ کتاب کو بھی دیکھا۔ مَیں نے کہا۔

جمادے چند دادم جاں خریدم

اس کتاب کا نام مجھے قدرت ہی نے سکھا دیا تھا۔ میں جب اس دوست کے پاس سے اُٹھنے لگا تو اس نے کہا کہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ میں نے جواب دیا کہ آپ کی مہربانی ہے تب اس نے کہا کہ اظہار محبت میں یہ پچاس روپیہ نذر کرتا ہوں مَیں نے کہا کہ میں ہوں تو طالب علم مگر میری جیب میں اب بھی روپیہ موجود ہے۔ اس نے بہرحال وہ پچاس روپیہ واپس کردیا +

(باقی آیندہ)

رسید زر

۲۰۔ نومبر ۱۹۱۱ء

میاں امیر اللہ صاحب ۴۵۳ للعہ میاں محمد امیر صاحب ۹۳۷ ۸ر
منشی نور محمد صاحب افریقہ . . . . . .

۲۱۔ نومبر ۱۹۱۱ء

شیخ محمد حسین صاحب ۱۹ للعہ منشی نظیر الدین صاحب ۱۹۳ للعہ
میر عابد حسین شاہ صاحب ۱۷۵ للعہ میاں غلام احمد صاحب ۳۳۲ للعہ
منشی امیر اکبر صاحب ۵۵۲ للعہ منشی عبد الرزاق صاحب ۸۵ ۸ر
ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ۱۵۴۶ .. للعہ

۲۲۔ نومبر ۱۹۱۱ء

میاں امام الدین صاحب ۵۴۷ عہ سید فتح محمد علی شاہ صاحب ۲۶۹۸ ۸ر
مولوی غلام رسول صاحب ۱۳۲ عہ ایس ایم یوسف صاحب ۳۶۵ للعہ
سیٹھ عبد الرحمن صاحب معرفت حاجی عبد الرحمن صاحب ۱۴۱ للعہ
عبد القادر صاحب کٹی ۱۴۹۵ .. للعہ

۲۳۔ نومبر ۱۹۱۱ء میاں حاکم دین صاحب ۲۸۲۲

ریویو

یہ ریویو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے ایک کتاب پر لکھا ہے - میں نے البرہان علی امتناع کون النار من الارکان - سبح اور دو رسائل کے پڑھا - میں نے مصنف کو رسید دی ہے اور ان رسائل کے پڑھنے سے مجھے کئی وجوہ سے خوشی ہوئی ہے - کبھی اسلئے کہ ہمارے ملک کے اطبّاء اور علماء معقول - یونانی ترجمہ در ترجمہ علوم کے ایسے گرویدہ ہو گئے ہیں جیسے ہمیں الٰہی کتاب اور اقوال حضرۃ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہونا چاہیئے تھا بلکہ انکی اس بے اعتنائی پر کہ جتنا وقت ان تراجم در تراجم پر خرچ کرتے ہیں اس کا دسواں حصہ بھی قرآن وحدیث کے لئے خرچ نہیں کرتے - یحبّونہم کحب اللّٰہ والّذین اٰمنوا اشدّ حبًّا للّٰہ - کسی پہلو میں یاد آجاتی ہے اور کبھی اسلئے کہ مصنف نے تقلید جامدہ اور امر بے دلیل کے اظہار میں اخلاقی جرأت سے کام لیا ہے اور کبھی اسلئے کہ مصنف صاحب وسیع النظر ہیں اور کبھی اس لئے کہ موجودہ فلسفہ کیطرف منصفانہ نگاہ کی ہے یہ رسائل مجھے بہت پسند آئے - ہاں معاصرین کا نام لے کر ان کو رد کرنا یہ شیوہ مجھے پسند نہیں - بہر حال یہ رسائل مجھے بہت پسند ہیں جناب ابو الحذق سید مظفر علی شہسوانی سے مل سکتے ہیں -

نور الدین

بنارس میں خوشی

بنارس میں متفرق مقامات پر جشن تاجپوشی کی خوشی میں جلسے ہوئے اور چراغاں کیا گیا جنمیں سے ایک وہ مکان ہے - جہاں سیّد محمد حبیب شاہ صاحب احمدی نے مسجد بنوائی تھی - اِس مسجد کی بناء کا قصہ بھی قابل ذکر ہے ایک پرانی مسجد تھی جسے محمد حبیب شاہ صاحب کے مورث اعلےٰ نے بنوائی تھی اس مسجد کی جگہ بعض سرکاری ضرورتوں کے سبب گورنمنٹ نے لے لی اور اس کا کچھ معاوضہ ریلوں نے دیا - اسپر سنہ ۱۹۰۶ء میں شاہ صاحب نے ڈھائی ہزار روپیہ اور اپنی جیب سے ڈالکر مسجد اور اس کے ارد گرد مکانات بنائے اور اس طرح اپنے بزرگوں کے ثواب کا سلسلہ جاری رکھا یہ مسجد ہم نے بھی دیکھی ہے بہت خوش نما ہے - اس مسجد و مکانات کے پھاٹک وغیرہ پر بادشاہ کی خوشی میں روشنی کیگئی اور جھنڈیاں لگائی گئیں -

نامہ نگاروں کے واسطے دستور العمل

مضمون ہاف مارجن پر یعنی کاغذ کے نصف پر لکھا ہوا ہونا چاہیئے - کھلا کھلا لکھا ہوا ہو - صاف خوشخط ہو مضمون نگار کا نام نیچے درج ہو ورنہ کوئی نوٹس نہ لیا جائیگا - مضمونوں کی رسید نہ دی جاوے گی اور نہ واپس کئے جاینگے

بشرطیکہ چند .. گی سارے ان کا خلاصہ درج اخبار ہوگا - اور جو انجمنیں لمبی رپورٹیں درج اخبار کروانا چاہیں وہ اپنے خرچ پر کروا سکتی ہیں - اخبار کی موجودہ قیمت میں اتنی گنجائش نہیں کہ لمبے مضمون چھپ سکیں -

کس کا روپیہ ہے؟

کوئی صاحب ریاست جموں وکشمیر سے بذریعہ منی آرڈر للعہ ۱۲ روانہ کرتے ہیں اور کوپن میں تفصیل نہیں - کہاں جمع کئے جاویں - ایڈیٹر بدر

اخبار عالم پر ایک نظر

جنگ طرابلس کی خبریں بدستور بند ہیں سوا اس کے کہ اطالیون نے ترکوں کا ایک جہاز گرفتار کر لیا ہے یہ خبر روما سے آئی ہے صلح کے متعلق جو خبر شائع ہوئی تھی - وہ غلط ثابت ہوئی **ایران** بدستور مصیبت زدہ ہے - روسی فوجیں ڈیرہ لگائے پڑی ہیں - اصفہان کے مجتہد نے فتوٰے جہاد دیا ہے مگر اب ان فتووں سے کیا ہوتا ہے - جہاد میں فتح پانیوالے متقی اور ہی لوگ تھے + پچھلے ہفتے ہند میں **طاعون** سے ۹۱۱۴ موتیں ہوئیں جن میں سے صوبجات متحدہ میں ۲۵۳۳ اور پنجاب میں ۲۹۹ ہیں + بنگال کے اخبار تقسیم بنگالہ پر خوشیوں کے اظہار کر رہے ہیں نہ معلوم نہیں کہ پیسہ اخبار کے نامہ نگار کو حسب معمول کہاں کی جھوٹی گپ مل گئی - کہ بنگال سخت ناراض ہے + ایک روسی جہاز بحیرہ اسود میں **غرق** ہوا + ولایت میں سٹرائکوں کا جوش ہے - کارخانے بند ہو رہے ہیں - قیصر ہند کا عطیہ پچاس لاکھ برائے تعلیم انڈین گرانٹ کے علاوہ ہے + آریہ مسافر روتا ہے کہ چھ کروڑ ہندو - عیسائیت کے موجب ہیں - اور اگر ہندوؤں کی کچھ روز اور یہی حالت رہی تو جلد ہی ویدک دھرم کے انویائیوں کی تعداد میں چھ کروڑ کی اور کمی ہو جاوے گی + بادشاہ سلامت سے ملاقات کرنے کے لئے **خدیو مصر** ۳۰ جنوری کو پورٹ سعید آئیں گے - بادشاہ سلامت ۴ فروری کو انگلستان پہنچیں گے + علیگڈہ کالج کے نواب وقار الملک بہادر مستعفی ہوا چاہتے ہیں + ریاست جیند میں **اذان** دینے کی اجازت ہوگئی - تعجب ہے - کہ یہ ریاست اتنی دیر کے بعد اس ضروری امر کیطرف متوجہ ہوئی + قیصر و قیصرہ ہندوستان میں چالیس روز امن وامان سے خوشی کی جلسے مناکر اور رعایا کو اپنی فیاضیوں سے خوش کر کے ولایت تشریف لے گئے + چیف کورٹ نے اعلان کیا ہے کہ سنہ ۱۹۱۴ء میں صرف تیس وکلاء لے جائیں گے اور ایسا ہی وکلاء کی تعداد ہر سال مقرر ہوتی رہا کرے گی + **ٹرکی** پارلیمنٹ میں یہ فیصلہ ہوا ہے - کہ سلطان کے اختیارات بڑھائے جائیں + **عربی** زبان بلاد عرب میں - انجمن اتحاد و ترقی کے ایک معتمد اور ناسور ممبر اور مبعوث حلب نے حلبی اخبار بنام "تقدم" کو بدیں مضمون تار روانہ کیا ہے کہ ابات کا فیصلہ کیا گیا ہے کہ آیندہ ابتدائی مدارس میں عربی تعلیم دیجائے اور اس کی ترقی کے وسائل عمل میں لائے جائیں + **ترکی** و ایرانی سرحد پر ترکی فوج اور روسی سپاہ میں مٹھ بھیڑ ہو جانے کا ہر دم احتمال ہے طہران میں یقین کیا جاتا ہے کہ جنرل سگانوف کے سینٹ پیٹرز برگ میں واپس جانے پر روسی پالیسی پر سکون کا اثر پڑے گا + ہز میجسٹی امیر حبیب اللہ خان والئی دولت افغانستان نے اس پُر آشوب وخطرناک وقت میں سلطنت عثمانیہ کی اعانت کے متعلق نہایت پُر درد لہجہ میں ایک تقریر فرمائی ہے - جسمیں انھوں نے مذہبی حمیّت اور انسانی ہمدردی سے محسوس ہو کر اپنی رعایا کے ہر ایک طبقہ کو سلطنت عثمانیہ کی اعانت پر توجہ دلائی ہے + دولہائے غیر کا قبضہ - دولہائے غیر سلطنت نے پیکن سے سمندر تک جو لائن تھی - اس پر حسب تجویز مقررہ قبضہ کر لیا ہے اور غیر چینی باشندے اس پر اظہار خوشی کر رہے ہیں + **ایک مہلک حملہ** - بمبئی میں ایک شخص مسمّی تلسی رام کو نو روز کی شب کو بعض گورہ سپاہیوں نے مارا تھا - ضربیں اس قدر شدید تھیں کہ بیچارہ جانبر نہ ہو سکا - ملزمین کا کوئی پتہ اب تک نہیں چلا - ایک انگریزی خاتون نے چند سپاہیوں کے نام تبلائے ہیں - جو متوفی کو مکھو کر دن سے مار رہے تھے **۸** - جنوری کا تار کلکتہ سے مظہر ہے کہ چند بنگالی شہنشاہ معظم کی گاڑی میں عرضیاں ڈالنے سے گرفتار کئے گئے تھے وہ بعد میں رہا کئے گئے + شہنشاہ معظم نے ۱۲ - دسمبر کو تاجپوشی کے وقت جو **تاج** سر مبارک پر پہنا تھا - اس میں ۶۱۴۸ ہیرے ۲۲ زمرد - ۲ لال اور ۴ نیلم جڑے ہوئے تھے اسکے علاوہ ۲ ہزار گلابی ہیرے بھی اس میں لگائے گئے تھے + بنگال میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے - لیکن تعلیم میں پیچھے پڑے رہنے سے وہ اپنے حقوق سے بھی محروم رہتے ہیں میونسپلٹی لوکل اور ڈسٹرکٹ بورڈ پر نظر ڈالنے سے ہم کو اس امر کا بخوبی ثبوت ملتا ہے - نیز بورڈ وغیرہ میں کافی دوامی قائم مقام نہ ہونے کی وجہ سے جو نقصان پہنچ رہا ہے - وہ اظہر من الشمس ہے -

فہرست مبائعین

(فہرست مریدین جنھوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ بیعت کی ؛)

مستری محمد رمضان صاحب ۔ بھیرہ ۔ ضلع شاہ پور
وارث خان صاحب ۔ چھچھ ڈھوک داخلی ڈاکخانہ چونترہ (اٹک)
نور محمد صاحب ۔ تلونڈی موسے خان براستہ گوجرانوالہ
محمد یعقوب صاحب فورتھ ہائی کلاس بورڈ سکول پشاور
محمد دین صاحب مذکوری ۔ تحصیل باندہ ضلع کوہاٹ
مرزا عدالت بیگ صاحب شہر جہلم محلہ کھوکھراں معرفت جواہراں بی بی
شیخ محمد عیسیٰ صاحب معرفت عبد الرزاق صاحب انجمن احمدیہ بنارس
شیخ عبدہ صاحب " " " " " "
عبد الرحمن صاحب " " " " " "
شیخ عالم صاحب " " " " " "
محمد منظور صاحب " " " " " "
محمد عثمان صاحب " " " " " "
نور محمد صاحب " " " " " "
فدا حسین صاحب " " " " " "
عبد الواحد خان صاحب " " " " " "
عطاء حسین صاحب " " " " " "
شیخ عبد الکریم صاحب " " " "
اہلیہ عبد الرزاق صاحب " " "
رحمت علی صاحب طالب علم فورتھ ہائی کلاس گورنمنٹ ہائی سکول گوجرانوالہ
منشی محمد اسماعیل صاحب ۔ کلرک ہائی سکول بابل
غلام احمد صاحب ملازم عمر ڈار ۔ ناسنور ۔ ڈاکخانہ شوپیاں ۔ کشمیر
نبی بخش صاحب ملازم محمد عظیم صاحب سب اسسٹنٹ سرجن صدر ہسپتال ۔ بریلی
قاضی جلال الدین صاحب چک ۴۷ شمالی جنوبی ڈاکخانہ منڈھ اکسر گودھا ۔ شاہ پور
فیروز الدین معہ اہلیہ ۔ اہرانہ ۔ ڈاکخانہ راجپور ۔ ہوشیارپور
احمد بخش معہ اہلیہ " " " "
سندھی خان صاحب " " "
غلام ۔ معرفت احمد الدین ۔ اپیلنویس ۔ گوجرانوالہ
الف دین " " "
غلام محمد صاحب ۔ کتھووالی چک ۳۶۲ ڈاکخانہ مہدی آباد ضلع لائل پور
شیخ لمن گر ۔ معرفت احمد دین اپیلنویس ۔ گوجرانوالہ

الخطبہ

ہمارے ایک احمدی بھائی عمر ۴۰ سال ملازم سرکار بمشاہرہ مبلغ ایک سو پچیس روپیہ ماہوار کی پہلی بیوی ہو گئی ہے ۔ اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہیں ۔ مزید حالات ایڈیٹر بدر سے معلوم ہو سکتے ہیں ؛

(۴) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال زمیندار وڑاپچ ساکن راجیکی ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح ۔ خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جن کی علاوہ زمینداری آمد کے ۱۹ روپے ماہوار آمد ہے کسی زمیندار کے ہاں نکاح کرنا چاہتے ہیں جو صاحب پسند فرماویں ۔ دفتر بدر میں اطلاع دیں ؛

(۵) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں ۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو ؛

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج احمدی دیندار حاجی عمر ۱۸ سال خواندہ ۔ اصل وطن چکوال ضلع جہلم ۔ اسکے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے ۔ مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو

محمد امین ۔ مفضل کریم کالج سٹریٹ ۔ کلکتہ

(۸) ایک گگوزئی شریف لڑکی عمر ۱۶ سال کے واسطے جو قادیان کے قریب ہے ۔ ایک شریف نوجوان خواندہ احمدی کی ضرورت ہے ۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو ۔ خط کے ساتھ مہر کے ٹکٹ آنے چاہئیں ؛

(۱۰) ہمارے ایک معزز احمدی دوست جو بنگال میں معزز عہدہ پر ممتاز ہیں اپنی ہمشیرہ عمر ۱۶ سال ۔ نوشت و خواند سے ماہر و بصفات حسنہ موصوف کیواسطے ایک ایسا رشتہ چاہتے ہیں جو کم از کم انڈر گریجوایٹ ہو اور پچاس روپے ماہوار سے زائد آمد رکھتا ہو ۔ درخواستیں معرفت ایڈیٹر بدر ہمراہ مہر کے ٹکٹ آنی چاہئیں ؛

۱۲۵

ایک سو پچیس برس کی جنتری ۔ سنین عیسوی ۔ ہجری ۔ فصلی ۔ بکرمی ہر چہار سنین مروجہ کی تاریخیں اور دن بالمقابل دئے گئے ہیں ہر ایک کاروباری انسان ۔ صاحب جائداد ۔ رئیس ۔ سب جج ۔ مجسٹریٹ ۔ رجسٹرار ۔ منصف ۔ مورخ ۔ ایڈیٹر ۔ وکیل ۔ مختار ۔ مہاجن ساہوکار ۔ عرضی نویس ۔ ایجنٹ ۔ پٹواری ۔ نمبردار کے پاس اس کتاب کا ہونا ضروری ہے ۔ انصاف اور امن اور عدالت قائم رکھنے کا بڑا مدار تاریخوں کے انتظام اور نگہداشت پر ہے اس کے بغیر ۔ بہی ۔ کھاتے ۔ وثیقے ۔ پرانے دستاویز مورخانہ مضمون ۔ گواہوں کے بیانات لکھنے میں صحیح رائے قائم کرنا مشکل ہے ۔ پرانی جنتریوں کی تلاش میں کس قدر محنت ضائع ہے ۔ قیمت اصلی ۱۲ ۔ رعایتی اخیر فروری تک صرف ۸ معہ محصولڈاک

المشتہر ۔ بدر ایجنسی ۔ قادیان ؛

ست بچن

مژدہ ہے کہ کتاب ست بچن سہ بارہ چھپ کر تیار ہے ۔ جسمیں سکھوں کو بتایا گیا ہے ۔ کہ تمہارا اصل دین "اسلام" ہے ۔ تم کہاں بھٹکے پھرتے ہو ۔ قیمت ۱۱ ۔ اسکے علاوہ مندرجہ ذیل کتابیں بھی مل سکتی ہیں :۔

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
آئینہ کمالات اسلام	۲	انوار الاسلام	۴
کتاب البریہ	۱۲	ایام الصلح فارسی	۸
روئداد جلسہ دعا	۳	استفتاء ۔ لیکھرام	۱
کرامات الصادقین	۸	نور الحق ہر دو حصہ	۱۴
حقیقت المہدی	۱	ازالہ اوہام حصہ اول	۱۲
شحنۂ حق	۶	فتح اسلام	۳
توضیح مرام	۳	انجام آتھم	۱۲
قادیان کے آریہ اور ہم	۳	حقیقت الوحی	۱۲
حجۃ اللہ	۶	ضیاء الحق	۲
نشان آسمانی	۲	سر الخلافہ	۸
رسالہ جہاد	۱	کشتی نوح	۲
تریاق القلوب	۱۲	مسیح ہندوستان میں	۳
نجم الہدیٰ	۱۲	چشمۂ معرفت	۸
لجۃ النور	۳		

المشتہر ۔ مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس مسیح موعود ۔ قادیان ۔ گورداسپور

اکسیر البدن

عرب صاحب کا ایک عجیب نسخہ ۔ مقوی باہ ۔ اعظام و جمیع اعضائے رئیسہ ۔ قیمت فی پانچ خوراک ۱ معہ محصولڈاک ؛

میں نے بھی اس دوائی کو آزمایا ہے بہت مفید پایا ہے ۔ ایڈیٹر بدر

بدر ایجنسی ۔ قادیان ضلع گورداسپور

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور ۔ مصدقہ حضرت امیر المومنین ۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے مسہل اور مقوی مفرح ہے ہر قسم کے ضعف اور